وقتِ دُعا

وزیراعظم شوکت عزیز اپنی بھاری بھرکم کابینہ کے لاؤ لشکر کے ساتھ عنان حکومت سنبھال چکے ہیں تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی بڑی کابینہ نے حلف اٹھایا ہے۔ایک اخباری خبر کے مطابق وزیراعظم کی یہ ٹیم قوم کو سالانہ ساڑھے 17 کروڑ روپے میں پڑے گی۔یعنی آئندہ عوام اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ساتھ ان ''انٹرنیشنل مسکینوں'' اور ''لاوارثوں'' کی دال روٹی کا بھی بندوبست کرے گی۔بعض حلقے اگرچہ اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ ماشاءاللہ خزانہ بھرا ہوا ہے اس لئے اتنے بڑے ''لشکر'' کی کفالت کی فکر کی بات نہیں ہے اور پھر خیر سے ماشاءاللہ وزیراعظم بھی ماہر اقتصادیات ہے حالانکہ وہ نہیں جانتے یا پھر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے تجاھل عارفانہ کا ثبوت دیتے ہیں کہ یہ اخراجات بھی عوام کے جسموں سے ''رہا سہا'' خون نچوڑ کر ہی پورے کیے جائیں گے۔جس کی ابتدا یوں ہوئی کہ مہنگائی کئی گنا بڑھنے کے ساتھ ساتھ اب مسجدوں پر ''ٹی۔وی'' ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔

حالانکہ جاہل اور بے دین سے بے دین انسان بھی یہ جانتا ہے کہ مسجدوں میں ''ٹی۔وی'' نہیں لگائے جاتے بلکہ وہاں تو اللہ تعالیٰ کے حضور فرائض کی ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔مگر یہ اشرافیہ جو بدقسمتی سے مسلمانوں کے گھرانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔دین اسلام کی تعلیمات سے اسی طرح کوری ہے جس طرح اندھا بینائی سے۔جس کا اندازہ آپ اس ایک بات سے ہی لگا سکتے ہیں کہ وزیراعظم شوکت عزیز جب عمرہ ادا کرنے کیلئے تشریف لے گئے تو روزنامہ نوائے وقت لاہور اور روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد نے حجر اسود کے بوسہ لینے کے وقت کی تصویر شائع کی ہے جس میں جناب وزیراعظم نے احرام کی چادر اس طرح جسم پر لپیٹی ہوئی ہے جس طرح سردیوں میں لوگ سردی سے بچنے کیلئے ''بکل'' مار لیتے ہیں جبکہ اسلام کی تعلیمات میں احرام کا یہ طریقہ بالکل نہیں ہے جو شخص اسلامی تعلیم سے اس قدر بے بہرہ ہو کہ جہاں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ احرام باندھے ہمہ وقت عبادت میں مصروف ہوتے ہیں وہاں کسی دوسرے کو دیکھ کر بھی اپنی اصلاح نہ کر سکے تو مساجد کے بجلی کے بلوں میں ماہانہ ''ٹی۔وی'' فیس شامل نہیں کریگا تو کیا وہ یا اس کے کارندے (کابینہ) یا اس کے سرپرست مسجدوں کے بجلی، گیس اور پانی کے بل معاف کردیں گے؟ جو کتوں سے کھیلنے والے اور کافروں کے پیچھے دم ہلانے والے ہوں وہ کیا جانیں کہ مسجد کی عزت واحترام کیا ہے۔اور مسجد کی خدمت کرنے کا کیا اجر وثواب ہے؟ یہ کس قدر ظلم ہے کہ وہ لاکھوں لوگ جو محنت مزدوری کر کے بمشکل اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں وہ اشرافیہ کی ایسی عیاشیوں کا تو سوچ بھی نہیں سکتے لیکن ان کو بھی ہر ماہ ''ٹی۔وی'' ٹیکس ادا کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔کسی جاگیردار ،وڈیرے یا سرمایہ دار کے دل میں کسی غریب کے لئے ہمدردی کے جذبات نے انگڑائی تک نہیں لی کہ وہ اتنی یاددہانی تو کرواتا کہ جن لوگوں نے ٹیلی ویژن رکھے ہیں وہ تو یہ فیس ادا کریں لیکن جن لوگوں کے پاس یہ کنجر خانہ نہیں ہے انہیں کس جرم کی سزا دی جارہی ہے؟ خود وزیراعظم صاحب ہی غور کرتے کہ سندھ کے جس حلقے سے وہ لاکھوں ووٹ لے کر ایوان اقتدار میں پہنچے ہیں وہاں کتنے گھرانوں میں یہ بے حیائی اور بدکاری کی داعی موجود ہے۔لیکن اتنی فرصت کسے ہے کہ اصحابِ اقتدار کا ہر چھوٹا بڑا صبح وشام قوالی کے انداز میں بس وردی، وردی ہی گا رہا ہے۔ویسے تو ہر کوئی اپنے اپنے مطلب کا راگ الاپ رہا ہے لیکن مجھے ان لوگوں کی سادگی پر افسوس بھی ہوتا ہے اور حیرت بھی جو یہ کہتے ہیں کہ اگر جناب صدر نے وردی نہ اتاری تو یہ آئین کی خلاف ورزی ہوگی۔بھلے مانسو ! پہلے کس آئین کی کون سی پاسداری ہو رہی ہے کہ اب خلاف ورزی ہو جائے گی۔حالانکہ مسئلہ وردی کی ضرورت یا ناجائز ہونے کا نہیں بلکہ باعث تشویش تو یہ بات ہے کہ اس شور شرابے کی آڑ میں میری قوم کی قسمت سے کوئی اور کھیل کھیلنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔انہی سطور میں یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حکومت نے مجلس عمل کے ذریعے قوم کو L.F.O کے چکر میں ڈال کر بہت سارے ایسے اقدامات کیے جو شاید عام حالات میں ممکن نہ تھے۔جب وقت نکل گیا تو مجلس عمل کو ''قائد حزبِ اختلاف کا ٹکڑا'' ڈال کر L.F.O کو آئین کا حصہ بنوالیا۔اب پھر ملک وقوم کے خلاف کوئی سازش تیار ہو چکی ہے کہ وردی کا ''ایشو'' چھیڑ کر قوم کی توجہ اصل مسائل سے ہٹا دی جائیگی اپوزیشن جماعتیں احتجاج کا ڈھونگ رچائیں گی قوم مطمئن رہے گی اور حکمران اپنا کھیل کھیلنے میں آزاد ہوں گے۔اس خدشے کو شیخ رشید کے اس بیان ''کہ آئندہ دو تین ماہ میں اہم فیصلے کرنے ہیں اس لئے وردی کا رہنا ضروری ہے'' نے اور زیادہ تقویت دیکر پریشانی میں تبدیل کر دیا ہے۔وہ فیصلے کیا ہیں ان کے کچھ کچھ آثار تو واضح نظر آتے ہیں اور کچھ کو زبان وقلم پر لانے کا حوصلہ نہیں بس دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ پاک کرے ایسے تمام خدشات غلط ثابت ہوں۔ان حالات میں امریکی ڈیموکریٹ پارٹی کی طرف سے امیدوار برائے نائب صدر جان ایڈورڈ کا یہ بیان بھی ریکارڈ پر ہے جو اخبارات نے بہت نمایاں شائع کیا ہے کہ ''ہم پاکستان کا حال عراق جیسا نہیں کریں گے'' اور ہمارے حکمران اس کی تردید یا احتجاج کرنے کی بجائے ''بش'' کی قصیدہ خوانی میں مصروف ہیں۔جان ایڈورڈ اور جنرل پرویز مشرف کا یہ بیان کہ ''امریکہ کی مخالفت کرنے والے سوچیں کہ اس نے مسلمانوں کی مدد بھی کی ہے'' ایک ہی روز اخبارات کے ایک ہی صفحے پر شائع ہوئے ہیں۔عزیز قارئین ! ملک کے خارجی وداخلی حالات کسی لحاظ سے بھی تسلی بخش نہیں ہیں۔علیحدگی پسند تحریکیں نہ صرف کہ سر اٹھا رہی ہیں بلکہ حکومت کی گود میں بیٹھ کر پل بڑھ رہی ہیں۔بلوچستان اور قبائلی علاقوں کے حالات روز بروز خطرناک صورتحال اختیار کیے جا رہے ہیں آیئے! مل جل کر اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگیں اور یہ دعا کریں۔

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْراً كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔(آمین)